

اللہ کا ذکر۔ مضامین

از پروفیسر محمد عقیل

پہلا مضمون۔ اللہ کا ذکر کیا ہے؟

قرآنی آیات

۱۔ إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ الَّذِينَ إِذَا ذُكِرَ اللَّهُ وَجِلَتْ قُلُوبُهُمْ وَإِذَا تُلِيَتْ عَلَيْهِمْ آيَاتُهُ زَادَتْهُمْ إِيمَانًا وَعَلَىٰ رَبِّهِمْ يَتَوَكَّلُونَ

مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اسکی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ [۲:۸]

۲۔ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَطْمَئِنُّ قُلُوبُهُمْ بِذِكْرِ اللَّهِ أَلَا بِذِكْرِ اللَّهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوبُ
28:13

(یعنی) جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یادِ خدا سے آرام پاتے ہیں (انکو) اور سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں

3۔ وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنْسَاهُمْ أَنْفُسَهُمْ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُونَ 59:

19

اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے ایسا کر دیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے یہ بد کردار لوگ ہیں۔

حدیث

حضرت ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ بے شک ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کے ایک حلقے کی طرف تشریف لے گئے تو فرمایا تمہیں کس بات نے بٹھلایا ہوا ہے صحابہ نے عرض کیا ہم اللہ کا ذکر کرنے اور اس کی اس بات پر حمد کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے ہیں کہ اس نے ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی اور ہم پر اس کے ذریعہ احسان فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا اللہ کی قسم تمہیں اس بات کے علاوہ کسی بات نے نہیں بٹھایا صحابہ نے عرض کیا اللہ کی قسم ہم صرف اسی لیے بیٹھے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں تم سے قسم کسی بدگمانی کی وجہ سے نہیں اٹھوئی بلکہ میرے پاس جبرائیل آئے اور انہوں نے مجھے خبر دی کہ اللہ رب العزت تمہاری وجہ سے فرشتوں پر فخر کر رہا ہے۔ [صحیح مسلم: جلد سوم: حدیث نمبر 2360]

کیس اسٹڈی

فائق پچھلے کئی سالوں سے لندن میں مقیم تھا۔ اسکی کاروباری مصروفیات پاکستان آنے کی اجازت نہیں دے رہی تھیں۔ لیکن وہ اپنی ماں سے ملنے کے لئے بے چین تھا۔ وہ اکثر تنہائیوں میں اپنی ماں کے بارے میں سوچتا، اس کا تصور کرتا، اسکی باتیں یاد کرتا، اس کی مسکراہٹ اور لوریوں کو ذہن میں لاتا اور محظوظ ہوتا۔ وہ اکثر جب اپنے دوستوں سے ملتا تو اپنی ماں کی تعریف اور چرچے بیان کرتا۔ کبھی اس کے دوست اسے سگریٹ کا کش لگانے کو کہتے تو اسے ماں کی تشبیہ یاد آ جاتی اور وہ اس سے باز آ جاتا۔ ایک دن برسات میں وہ بھگیٹا ہو اگھر آیا تو اسے بخار چڑھ گیا ایسے میں ماں بہت یاد آئی۔ وہ بے اختیار رو دیا اور دوسرے ہی دن پاکستان واپس ہونے کا فیصلہ کر لیا۔ ایک ہفتے کے بعد وہ پاکستان پہنچ گیا اور ماں سے لپٹ کر رویا لیکن یہ رونا فراق کا نہیں بلکہ وصال کا تھا۔

ذکر کا مفہوم

ذکر کے لغوی معنی یاد کرنا، بیان، چرچا، تذکرہ، یاد آوری، کسی چیز کو محفوظ کر لینا، کسی بات کا دل میں مستحضر کر لینا، حفاظت کرنا۔ یہ لفظ نسیان کا الٹ ہے۔

ذکر الہی کے مفہوم میں اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں یاد رکھنا، اس کا تصور ہر وقت ذہن میں رکھنا اور اسکی مرضی، پسند ناپسند کا خیال رکھنا سب اس میں شامل ہیں۔

کیس اسٹڈی کا تجزیہ

۱۔ فائق کاروبار میں مصروف ہونے کی وجہ سے اپنی ماں سے دور تھا جبکہ ایک بندہ مومن دنیاوی مصروفیات کی بنا پر اللہ کی یاد محو کر دیتا ہے۔

۲۔ فائق تنہائیوں میں اپنی ماں کی حرکات و سکنات اور احسانات کو یاد کرتا تھا جبکہ ایک مومن اپنی تنہائیوں میں اللہ کی صفات اور بے پناہ احسانات کو یاد کرتا اور ان کا تصور کرتا ہے۔

۳۔ فائق اپنے دوستوں میں اپنی ماں کے چرچے کرتا۔ ایک مومن اپنے ساتھیوں اور خاندان کے افراد سے جب ملتا ہے تو اللہ کی تسبیح، حمد، بڑائی، محبت اور دیگر صفات کا چرچا کرتا اور اس ذکر سے خوش ہوتا ہے۔

۴۔ فائق اپنی ماں کو یاد کر کے سگریٹ پینے سے باز آ جاتا جبکہ مومن اللہ کو یاد کر کے ہر چھوٹی یا بڑی نافرمانی سے رک جاتا ہے۔

۵۔ فائق کو بخار میں ماں بہت یاد آئی جبکہ مومن کو مصیبت میں اللہ یاد آتا ہے۔

فکر کا مفہوم

اس کا مطلب غور و فکر کرنا اور تعقل کے ذریعے کسی متعین نتیجے تک پہنچنا شامل ہیں۔ مثال کے طور پر ایک شخص جب یہ دیکھتا ہے کہ آسمان اور زمین میں اتنا تضاد ہونے کے بعد انتہائی درجے کی معاونت ہے۔ یعنی آسمان کی بارش زمین میں غذا کی فراہمی کا باعث بنتی ہے، سورج کی روشنی حرارت کا سامان مہیا کرتی، چاند کا گھٹنا اور بڑھنا سمندر میں جوار بھاٹا پیدا

کرتا اور تاروں کی چال راہ دکھانے کا کام کرتی ہے تو وہ اس غور فکر کے بعد اس نتیجے پر پہنچتا ہے کہ یقینی طور پر کو منتظم اعلیٰ موجود ہے جو ان سب تضادات میں ہم آہنگی پیدا کئے ہوئے ہے۔ اسی کا نام تفکر ہے۔

ذکر اور فکر کا تعلق

ذکر کا تعلق انسان کے دل اور جذبات سے زیادہ ہے جبکہ تفکر ایک عقلی طریقہ کار ہے

اللہ کا ذکر۔ مضامین

دوسرا مضمون۔ ذکر الہی کے مقاصد و اسباب

1۔ بندگی کا اظہار

ذکر کا بنیادی فلسفہ یہ ہے کہ اس ہستی سے کوئی تعلق پایا جاتا ہو۔ عہد الست کی یاد انسان کی فطرت میں پیوست ہے جس میں اللہ نے تمام انسانوں سے اپنے رب ہونے کا اقرار کروایا چنانچہ اسی ربوبیت کو یاد کرتے رہنے کے لئے اور اللہ کی بندگی کا اقرار کرنے کے لئے اللہ کو یاد کرتے رہنا لازمی ہے۔

2۔ اطاعت

ذکر یا یاد عام طور پر اس ہستی کو کیا جاتا ہے جو نگاہوں کے سامنے نہ ہو۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کا مادی ساتھ ممکن نہیں چنانچہ اللہ سے تعلق روحانی نوعیت کا ہے۔ چنانچہ اس تعلق کے قیام، بقا اور ارتقا کے لئے اللہ کو زبان اور افعال دونوں طریقوں سے یاد رکھنا لازم ہے۔ اس کا لازمی نتیجہ اللہ کی اطاعت اور اس کی مرضی کے مطابق زندگی گزارنے کی عادت پیدا کرنا ہے۔

3۔ اللہ کی عظمت کا اظہار

ذکر کرنے کا ایک اور پہلو تذکرہ کرنا، چرچا کرنا یا زیادہ سے زیادہ بیان کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی عظمت اور محبت کے اقرار کے طور پر اس کا تذکرہ اور اسکی تسبیح و تحمید اور بڑائی لوگوں میں بیان کرنا، تنہائیوں میں دہرانا وغیرہ اس میں شامل ہیں۔

ذکر کرنے کے اسباب

۱۔ نشانیوں کو دیکھ کر ذکر کرنا

اللہ کی یاد انفس و آفاق کی نشانیوں پر غور کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔ جس طرح ایک شخص اپنی ماں سے متعلق چیزیں دیکھ کر اسے یاد کرنے لگتا اور اسکی باتیں بیان کرتا ہے تو اسی طرح انسان کائنات میں اللہ کی بکھری ہوئی نشانیوں یعنی اسکے وسیع میدان، عظیم پہاڑ، جھلمل کرتی دھوپ اور باد نسیم کو دیکھ کر بے اختیار اللہ کو یاد کرنے لگتا ہے۔

۲۔ مصیبت میں تذکر

اللہ کی یاد مصیبت اور مشکلات میں بھی شدت سے پیدا ہوتی ہے کیونکہ انسان مشکل میں ایک قادر مطلق، شفیق، نرم دل اور غم گسار ہستی کی تلاش میں ہوتا ہے اور یہ ساری صفات اللہ تعالیٰ کے رحمن اور رحیم ہونے کی صورت میں میسر آجاتی ہیں۔

۳۔ احسانات کا تذکر

زندگی کی تخلیق، چین، سکون، آرام، رزق کی فراہمی، آسمان وزمین کی موافقت وغیرہ کو دیکھ کر انسان ان سب کے فراہم کرنے والے تنہا محسن کو یاد کرتا، اس کا شکر گزار ہوتا اور اسکے ذکر اور باتیں کر کے ان سے اپنی زندگی کو گلزار بنانے کی سعی کرتا ہے۔

۴۔ محبت کی بنا پر تذکر

اس یکطرفہ احسان کی بنیاد پر انسان اپنے محسن سے محبت کرتا، اسکی جانب لپکتا اور اپنی امیدیں اسی سے وابستہ کرتا ہے، چنانچہ یاد اسی محبت کا فطری نتیجہ ہے۔

۵۔ ناراضگی کے خوف میں ذکر کرنا

لیکن وہ اس خیال سے بھی لرزاں رہتا ہے کہ کہیں یہ محسن ناراض نہ ہو جائے۔ اگر ایسا ہو گیا تو وہ نعمتوں سے محروم ہو جائے گا اور مصیبتوں میں گرفتار ہو جائے گا چنانچہ وہ اس خوف اور اندیشے کو مد نظر رکھتے ہوئے اپنے رب کو یاد کرتا ہے۔

۶۔ دیگر صفات حمیدہ کی بنا پر ذکر کرنا

ذکر کا ایک اور پہلو اللہ کی دیگر صفات میں بھی ہے۔ ایک ملک کا سربراہ جو ایک چھوٹی سی زمین کا ایک نامکمل حاکم ہوتا ہے اس کے سامنے انسان جاتے ہوئے ادب کو ملحوظ خاطر رکھتا ہے۔ چنانچہ انسان جب اپنے رب کی کامل ملکیت، قدرت، خلاق، مصوری اور حکمت دیکھتا ہے تو وہ ان صفات کے حامل ہستی کے بارے میں انتہائی ادب، احترام اور عظمت کے جذبات رکھتا ہے اور اس تصور کے بڑھنے سے خود بخود وہ خالق کو یاد کرتا، اس کا چرچا کرتا، اسکی بڑائی بیان کرتا، اور اسکے سامنے ادب سے قیام و قعود کرتا رہتا ہے۔

تیسرا مضمون۔ ذکر الہی کے طریقے

۱۔ نماز

نماز کر کرنے کا بہترین اور سب سے آزمودہ نسخہ ہے نماز کے ذریعے قولی اور عملی دونوں طریقوں سے اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو جاتا ہے۔ ایک طرف تو فرض نمازوں کے اوقات اس خوبصورتی سے دن و رات کا احاطہ کر لیتے ہیں کہ حقیقی معنوں میں نماز پڑھنے والا شخص وقفے وقفے سے اللہ کی یاد سے سینہ منور کرتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ تہجد اور دیگر نفل نمازیں روزمرہ پیش آنے والے معاملات میں اللہ سے کلام کا ذریعہ بنتی ہیں۔ نیز شکر، صبر اور مدد کا حصول ہو یا سورج و چاند گرہن، قحط اور موت جیسی آفات سب مواقع پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے ذریعے اللہ کو یاد کرنا، اس سے رجوع کرنا اور مدد کی درخواست کرنا ثابت ہے۔

2۔ تسبیحات و دعائیں

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صبح و شام، بیداری و نیند، کھانا پینا، سفر و حضر، غم و خوشی غرض ہر موقع کی دعا اور تسبیح نہایت صراحت کے ساتھ روایات میں منقول ہیں جو اللہ کو اٹھتے، بیٹھتے اور لیٹے غرض ہر حال میں شامل یاد کرنے کا ایک اہم اور مستند ذریعہ ہیں۔

3۔ مخصوص اوقات و مقامات

جس طرح ہر فصل کا موسم اور محل مخصوص ہوتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ نے کچھ دن، مہینے یا مقامات ذکر کے لئے مخصوص کر دیئے ہیں اور ان میں اپنی یاد کا اہتمام انفرادی و اجتماعی سطح پر آسان بنا دیا ہے۔ چنانچہ اوقات میں تہجد کا وقت، دنوں میں ایام تشریق اور جمعہ کا دن، مہینوں میں رمضان، مقامات میں بیت اللہ، صفا، مروہ، منی، عرفات اور مزدلفہ وغیرہ قابل ذکر ہیں۔

4۔ تفکر و تدبر

ان کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے انفس و آفاق میں اپنی نشانیاں ہر قدم پر بکھیر دی ہیں۔ جنہیں دیکھ کر کوئی بھی حساس شخص خدا کو یاد کئے بنا اور اسکی تسبیح و تحمید بیان کرے بغیر نہیں رہ سکتا۔

5- تنہائی میں استغراق

تنہائی میں بیٹھ کر اللہ کی صفات کا ادراک اور پھر زندگی میں ان کا اطلاق بھی ایک بہت کارآمد طریقہ ہے کہ اللہ کو یاد رکھا جائے۔ مثال کے طور پر ایک شخص اللہ کے رحمن، رحیم اور دود جیسی صفات کو سمجھتا اور پھر اپنی زندگی میں اللہ کے احسانات نوٹ کر کے اللہ کی یاد دل میں تازہ کرتا ہے۔ یا وہ اپنے گناہوں کو سامنے رکھتا اور پھر اللہ کی غفاریت کو ملحوظ رکھتے ہوئے گناہوں پر نادم ہوتا اس کی جانب رجوع کرتا ہے۔ اسی طرح تنہائی میں جنت یا جہنم کے احوال، موت کو یاد کرنا اور حشر کے احوال کا تصور کر کے بھی ذکر الہی کیا جاسکتا ہے۔

6- مطالعہ

قرآن کے متن اور تفسیر کا تدبر کے ساتھ مطالعہ اللہ کے ذکر کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔ اس کے علاوہ سیرت پیغمبر و صحابہ اور صالحین کے سبق آموز مگر حقیقت پر مبنی واقعات بھی اللہ کی یاد کے حصول کا ایک اہم طریقہ ہیں۔

7- صحبت

عزیز واقارب اور دوستوں کی تقاریب، محفلیں، مجالس اگر درست اسلامی شعائر پر مبنی ہوں تو اللہ کی یاد کا بہت موثر ذریعہ ہیں۔ نیز دینی پروگراموں میں شرکت اور صالح لوگوں کی صحبت بھی اللہ کی یاد دل میں تازہ کرنے کا سبب بنتی ہے۔

8- عملی تذکر

ذکر الہی محض قولی نہیں ہوتا بلکہ یہ عملی بھی ہوتا ہے۔ چنانچہ اپنے جسم کے اعضاء کو اللہ کی بندگی پر مجبور کرنا اور اطاعت کاملہ کی جانب راغب کرنا عملی ذکر کی بہترین مثال ہے۔

چوتھا مضمون - ذکر الہی کے غلط تصورات

۱۔ غیر مسنون تذکر

اللہ کی یاد کے لئے دنیا ترک کر دینا، بیوی بچوں کے فرائض سے غافل ہو کر تبلیغ پر نکل جانا، اللہ ہو کی ضربیں لگانا، فنا فی الشیخ یا فنا فی اللہ کے مراقبے کرنا، قبر پر چلہ کشی کرنا، کشف و کرامات کو ذکر اللہ کا مقصد قرار دینا، کئی ہزار یا لاکھ مرتبہ کسی مخصوص وظیفے کا ورد کرنا یا کسی غیر مستند تسبیح سے دنیاوی مقاصد کا حصول وغیرہ وہ چند غلط اور اجنبی تصورات ہیں جن کا ثبوت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ مبارک سے نہیں ملتا۔

2۔ مسنون ذکر کو بھی غلط سمجھنا

دوسری انتہا پر وہ لوگ کھڑے ہیں جو ذکر کے مسنون طریقوں کو بھی اوپر بیان کردہ کیٹگری میں رکھتے اور اسے غلط مانتے ہیں۔ حالانکہ کچھ تسبیحات کا ایک مخصوص گنتی کے ساتھ پڑھنا اسوہ نبی کریم سے ثابت ہے۔ چنانچہ کلمہ طیبہ کا ورد کرنا، درود شریف پڑھنا، سبحان اللہ، الحمد للہ یا دیگر تسبیحات کا ایک مخصوص تعداد یا بلا کسی گنتی کے پڑھنے میں کوئی قباحت نہیں۔ گو کہ ان تسبیحات کو سمجھ کر پڑھنا ہی مقصود ہے لیکن ایک عام اور کم تر علیت والے شخص کے لئے ان کا بلا سمجھے پڑھنا بلاشبہ کسی نہ کسی درجے میں فائدہ مند ہے۔

3۔ مخصوص طریقے پر اصرار

ایک اور اہم پہلو یہ ہے کہ کچھ لوگ اپنے پسندیدہ اور مخصوص ذکر کے طریقے کو ہی درست سمجھتے اور اس میں کسی تنوع اور اختلاف کو بری نگاہ سے دیکھتے ہیں حالانکہ ذکر کے مختلف طریقے اور مدارج ہیں جو ہر شخص اپنے مزاج، حالات، علمی قابلیت اور وقت کی دستیابی کی بنیاد پر اپنا سکتا ہے۔ چنانچہ ایک ٹھیلے والے بھائی کو سقراط و بقراط سمجھ کر اس سے تفکر و تعقل کے اعلیٰ درجوں پر فائز کرنے کی کوشش کرنا مناسب نہیں۔ اسی طرح ایک عالم و فاضل ڈاکٹر کو محض کلمہ طیبہ کا ورد کروانا بھی غلط ہے۔

پانچواں مضمون — ذکر الہی کی مشکلات اور علاج

1- ایمان کی کمزوری

ذکر میں کوتاہی کی ایک اہم وجہ اللہ پر یقین کی کمزوری ہے۔ ایک بندہ زبان سے تو اللہ کا اقرار کر لیتا ہے لیکن اس شعور میں اس ہستی کی معرفت اور صفات کا فہم واضح نہیں ہوتا چنانچہ وہ قول سے اقرار کے باوجود اللہ پر ایمان کو عملی جامہ پہنانے سے قاصر رہتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ وہ اللہ کو یاد نہیں کرتا یا کرنے پر خود کو آمادہ نہیں کر پاتا۔

2- دنیا کی محبت

نماز اور اللہ کو یاد کرنے کے دیگر طریقوں سے گریز کی وجہ مال، زوج اور اولاد کی حد سے زیادہ محبت ہے۔ آج انسان کو لہو کے بیل کی طرح صبح سے شام تک پیسہ کمانے میں مصروف رہتا ہے اور وہ یہ پیسہ عام طور پر اپنے اہل خانہ کے لئے ہی کماتا ہے۔ پھر جو وقت بچتا ہے وہ اسے سستی تفریح میں صرف کر دیتا ہے۔ چنانچہ وہ خدا کے فرض کردہ ذکر یعنی نماز سے بھی محروم رہ جاتا ہے چہ جائیکہ وہ ذکر کثیر کی جانب مائل ہو۔ اس کا علاج پیسہ کمانے کے عمل کو ضروریات تک محدود

کرنا، انفاق سے مال کی محبت کم کرنا اور ٹائم مینجمنٹ کے ذریعے اللہ کے ذکر کے لئے وقت نکالنا ہیں۔ نیز دوران سفر یا فارغ اوقات میں روزانہ کسی مخصوص اور مسنون تسبیح کا پڑھنا بھی ایک بہتر حل ہے۔

3۔ اسباب کی دنیا میں یقین

ایک اور سبب اسباب و علل کی دنیا ہی کو حقیقت ماننا اور اس سے اوپر اٹھ سوچنے میں ناکام ہو جانا بھی ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کو ملازمت کی تلاش ہے چنانچہ وہ ملازمت کے حصول کے لئے تمام ممکنہ کوششیں کر لیتا ہے لیکن اللہ سے دعا نہیں مانگتا۔ چنانچہ وہ اللہ کے ذکر اور تعلق سے محروم رہ جاتا ہے۔

4۔ عربی زبان سے ناواقفیت

ذکر میں ایک اور رکاوٹ عربی زبان سے ناواقفیت ہے۔ اکثر لوگ کسی مخصوص دعا کو عربی زبان میں پڑھنا لازم سمجھتے اور اس کے الفاظ کو مفہوم کے بغیر دہرانے پر اکتفا کر لیتے ہیں۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ سے کوئی حقیقی تعلق قائم نہیں ہو پاتا اور بوریات کی بنا پر ان دعاؤں کا تسلسل ختم ہو جاتا ہے۔ اس کا حل یہ ہے کہ دعاؤں کے مفہوم کو یاد کیا جائے اور دعا کے الفاظ کی بجائے اس کے مفہوم کو اس موقع پر ذہن میں پڑھا جائے۔ نیز عربی زبان سے اس حد تک واقفیت کی کوشش کی جائے کہ دعا اور اہم سورتیں سمجھ آنے لگ جائیں۔

5۔ وظائف سے دنیاوی مسائل کا حل

ایک اور ذکر میں مشکل یہ ہے کہ لوگ غیر مستند و ظفیوں کو پڑھتے اور ان سے دنیاوی مقاصد جیسے ملازمت، شادی بیاہ، رزق میں کشادگی، صحت، تعلیم وغیرہ کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ چنانچہ وہ اللہ کا ذکر جس کا بنیادی مقصد انسان کو مادی آلائشوں سے دور کر کے اخروی زندگی کے قریب کرنا تھا وہ مزید دنیا پرستی کی جانب لے جانے کا سبب بن

جاتا ہے۔ اس ضمن میں یہ حقیقت جان لینی چاہئے کہ ان وظائف میں سے اکثر کا تو اسوہ نبی سے کوئی ثبوت ہی نہیں بلکہ یہ تو کچھ لوگوں کی اپنی اختراع ہے جو انہوں نے عوام کو دین کی جانب راغب کرنے کی وجہ سے ایجاد کی۔ دوسرے یہ کہ اگر ان وظائف کا ثبوت سند کے لحاظ سے قوی احادیث میں اگر ملتا بھی ہے تو اس کی وجہ محدثین کا ان روایات کے بارے میں نرم رویہ ہے اور اسکی وجہ وہی نیک نیتی ہے کہ لوگوں کو ذکر کی جانب راغب کیا جائے۔

6۔ مخصوص بزرگوں کی صحبت اور طریقے کو لازم سمجھ لینا

کسی بزرگ کی بیعت، مراقبہ و وظیفہ وغیرہ کو ذکر کے لئے لازم سمجھنا بھی ایک بڑی رکاوٹ ہے جبکہ حقیقت میں یہ تمام طریقے لوگوں نے اپنے زمانے کے حالات کے لحاظ سے وضع کئے اور اس کا اسوہ رسول سے کوئی واضح ثبوت نہیں ملتا۔

چھٹا مضمون - ذکر کے فوائد اور نتائج

1۔ اللہ سے تعلق میں مضبوطی [19:59]

ذکر کا اولین فائدہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بندگی اور اطاعت کا تعلق مضبوط تر اور ارتقاء پذیر ہوتا ہے۔

2۔ توبہ میں آسانی [135:3]

بندہ جب کوئی نادانی میں خطا کر بیٹھتا ہے تو بے اختیار اللہ کو یاد کرتا، اسکی مغفرت کی جانب کار جو ع کرتا اور اسکے خوف سے اسی کی رحمت کے دامن میں خود کو چھپانے کی کوشش کرتا ہے۔

3۔ خشیت اور دل کی نرمی کا حصول [16:57]

اللہ کی یاد کی تکرار سے دل نرم ہوتا، حساسیت بڑھتی اور قلب نیکیوں کی جانب مائل ہوتا ہے۔

4۔ دعا کی ترغیب [191:3]

دعا کا مطلب اللہ کو پکارنا ہے اور یہ پکار اسی وقت ممکن ہوتی ہے جب اللہ کا خیال اور تصور ہر وقت دل میں موجود رہے۔

5۔ ایمان کا ارتقاء [2:8]

اللہ کا ذکر اور یاد جتنی زیادہ ہوگی اتنا ہی اللہ کی صفات اور سنن کا ادراک ہوگا جس سے اللہ پر یقین اور ایمان میں اضافہ ہوتا ہے۔

6- خواہش پرستی سے گریز [37:24]

اللہ کا ذکر انسان کو آخرت کی یاد دلاتا اور اخروی دنیا سے قریب کر دیتا ہے۔ اس سے دنیا کی غیر ضروری محبت ہوتی اور خواہش پرستی کا استیصال ہوتا ہے۔

7- اطمینان قلب [28:13]

اللہ کا ذکر جذباتی، عقلی اور نفسیاتی خلا کو پر کر کے اطمینان قلب کا باعث بنتا ہے۔

8- تقویٰ کا حصول [23:39]

ذکر الہی اللہ کا خوف پیدا کرتا، اسے ہر لمحے ذہن میں تازہ رکھتا اور نازک نفسیاتی مواقع پر اللہ کی ناراضگی کو ملحوظ خاطر رکھواتا ہے۔ چنانچہ بھول چوک سے کوئی خطا تو ممکن ہے لیکن ایک ذاکر کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ گناہوں کی زندگی کو اوڑھنا بچھونا بنالے۔

9- اچھی صفات کو اپنانے میں آسانی [35:22]

ذکر الہی مومن میں نرم دلی، معاونت، عفو و درگزر، سچائی اور دیگر صفات پیدا کرتا ہے۔

ساتواں مضمون — ذکر الہی سے متعلق سوال و جواب

سوال نمبر 1: میں اکثر اللہ کا ذکر، تسبیح وغیرہ کرتا ہوں لیکن کوئی کیفیت پیدا نہیں ہوتی نیز نمازوں میں بھی نہ رونا آتا ہے اور نہ رقت طاری ہوتی ہے۔ کیا میرا ذکر اور نمازیں قبول نہیں ہو رہی ہیں؟

جواب: اللہ کے ذکر اور نماز کا بنیادی مقصد اللہ کو راضی کرنا اور انکے حکم کی بجا آوری ہے۔ کیفیت کا پیدا ہونا یا نہ ہونا نہ تو مطلوب ہے اور نہ ہی انسان کے اختیار میں ہے۔ اسی طرح رقت کا طاری ہونا ایک اچھی علامت خشیت تو ہے لیکن یہ غیر اختیاری امر ہے۔ لہذا رقت یا کیفیت کو نماز کی قبولیت کا پیمانہ سمجھنا قطعی طور پر غلط ہے۔

سوال نمبر ۲۔ مجھے ایک بزرگ نے کیفیت، سرور اور کشف کے حصول کے لئے ایک وظیفہ تجویز کیا کیا یہ درست طرز عمل ہے ؟

جواب۔ اللہ کے ذکر کا مقصد اللہ کو یاد کر کے انکی رضا جوئی کرنا اور نافرمانی سے رک جانا ہے۔ جو شخص کیفیت اور لذت کے لئے اللہ کا ذکر کرتا ہے تو وہ ایک طرح سے ذکر کی اصل روح کو چھوڑ بیٹھتا ہے جس سے اجر میں کمی آسکتی ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص ٹرین کے ذریعے کراچی سے لاہور جاتا ہے تو اسکا اصل مقصد لاہور پہنچنا ہے۔ لیکن دوران سفر ارد گرد کے نظاروں سے محظوظ ہوتا اور ہر اسٹیشن پر اتر کر ان مناظر سے لطف اندوز ہوتا ہے جس میں کوئی قباحت نہیں۔ لیکن اگر وہ اس لطف میں کھو کر لاہور پہنچنے کا مقصد کو بھول جائے تو ممکن ہے کہ وہ لاہور دیر سے پہنچے یا پہنچ ہی نہ پائے۔ چنانچہ کیفیت کو ذکر کی بائی پراڈکٹ سمجھنا چاہئے تاکہ اصل مقصد۔ اسی طرح کشف و کرامات کا تعلق نفس کی مخصوص مشقتوں سے ہے اس کا تعلق براہ راست ذکر الہی سے نہیں۔

سوال نمبر ۳۔ میں سبحان اللہ و بحمدہ سبحان اللہ العظیم کا ورد دن میں ہر وقت کرتا رہتا ہوں کیا یہ درست ہے؟ یا مجھے گن کر ورد کرنا چاہئے؟

جواب۔ گننے یا نہ گننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا البتہ کچھ طبیعتیں ذکر کو معین مقدار میں کرنے کی عادی ہوتی ہیں اور اس سے ایک پابندی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح کچھ مزاج اس پابندی سے وحشت زدہ ہوتے ہیں۔ چنانچہ آپ اپنے مزاج سے فیصلہ کر سکتے ہیں۔ البتہ ہر وقت ایک ہی تسبیح کا ورد یکسانیت اور غیر فطری طرز عمل کو جنم دے سکتا ہے۔ چنانچہ مختلف اوقات میں مختلف مسنون دعائیں پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔ نیز ہر وقت قولی تسبیح کی بجائے کائنات پر غور و فکر کرنا اور ان سے اللہ کو یاد کرنے کی عادت ڈالنا بھی ذکر ہی کی ایک صورت ہے۔

سوال نمبر ۴۔ تسبیح کے دانوں پر ذکر کرنا کیسا ہے؟

جواب۔ اس بارے میں دو نقطہ نظر ہیں۔ ایک گروہ کا خیال ہے کہ دانوں والی تسبیح کا استعمال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں، نیز اس سے ریاکاری کا شبہ ہوتا ہے چنانچہ اس کا استعمال مناسب نہیں۔ دوسرا گروہ یہ کہتا ہے کہ تسبیح کا استعمال گناہوں سے دور کرتا اور ذکر پر اکساتا ہے چنانچہ اس کا استعمال مستحسن ہے۔ میرا رجحان پہلے گروہ کی جانب ہے۔

سوال نمبر ۵۔ میں اوراد و وظائف کی ایک کتاب میں موجود وظائف پابندی سے پڑھتی ہوں۔ کیا اس کا پڑھنا ذکر کرنے کے زمرے میں آتا ہے؟

جواب۔ اوراد و وظائف مختلف لوگوں نے مرتب کی ہے۔ یہ کتاب قرآن کی منتخب سورتوں، مختلف اقسام کے درود شریف، دعائوں، آداب اور فضائل پر مبنی ہے۔ اس کتاب میں چند سورتوں اور کچھ مستند دعائوں کے علاوہ زیادہ تر درود شریف، وظائف اور دعائیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں بلکہ انہیں بعد کے بزرگوں نے اپنی طبع کے مطابق ترتیب دیا ہے۔ چنانچہ ایسے اذکار جن میں اللہ کی یاد کا کوئی پہلو موجود ہو ان کو اگر صحیح شعور کے ساتھ پڑھا جائے تو کوئی حرج نہیں بلکہ یہ سب کچھ تو اپنی زبان میں بھی پڑھا جاسکتا ہے اور اس کے لئے عربی زبان یا کسی وظیفے کی کتاب کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔

سوال نمبر ۶۔ کیا دنیاوی مقاصد کے حصول جیسے ملازمت، شادی کرانا یا کسی بیماری کے علاج کی نیت سے وظائف پڑھنا درست ہے؟

جواب۔ اصولی بات تو یوں سمجھ لیں کہ دین کا بنیادی مقصد انسان کو ان اصولوں کی تعلیم دینا ہے جن میں اس کی عقل اور فطرت ٹھوکر کھا سکتی ہے۔ چنانچہ قرآن میں سور کی حرمت تو جگہ جگہ بیان ہوئی ہے لیکن زہر کو کہیں حرام نہیں کیا گیا کیونکہ انسانی عقل اس کو یونہی حرام سمجھتی ہے۔ چنانچہ دنیاوی مقاصد کے حصول اور علاج کے وہ طریقے دنیاوی اسباب کے تحت فیصلہ کرنا ہی مناسب ہوتا ہے البتہ اللہ سے دعا مانگی جاسکتی ہے اور یہ کسی بھی زبان میں ہو سکتی ہے۔ چنانچہ

ملازمت کا حصول یا رشتوں کا طے کرنا وغیرہ اسباب کی دنیا کے معاملات ہیں چنانچہ ان میں کوئی وظیفہ کی بجائے تدبیر اور پھر دعا کرنا ہی درست ہے۔

البتہ کچھ امور ایسے ہیں جو مادی دائرہ کار میں نہیں آتے جیسے جادو ٹونہ یا جنات کے اثرات وغیرہ۔ ان کے علاج کے لئے صرف مسنون اور مستند دعائیں اور وظائف سے مدد لی جاسکتی ہے۔

سوال نمبر ۷۔ اکثر لوگ کہتے ہیں کہ دوران حمل اگر سورہ محمد کثرت سے پڑھی جائے تو لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح اور اد وظائف کے صفحہ نمبر 192 پر درج ہے کہ اگر جسم پر فالج گر جائے تو فقبارک اللہ احسن الخلقین پڑھنا چاہئے۔ آپ کی کیا رائے ہے؟

جواب۔ ہماری سوسائٹی میں اکثر لوگ سنی سنائی بات آگے بیان کر دیتے ہیں اور لوگ ان کو درست سمجھ کر اس پر عمل شروع کر دیتے اور پھر توہمات کی دنیا میں بھٹکتے پھرتے ہیں۔ کوئی بھی وظیفہ کے بارے میں جب بھی سنیں تو اس کا مستند حوالہ معلوم کریں کیونکہ کوئی بات کسی کے کہنے یا کتاب میں درج ہو جانے سے درست نہیں ہو جاتی۔ اگر حوالہ نہ ملے یا وہ حوالہ مستند نہ ہو تو اسے قابل توجہ نہ سمجھیں خواہ وہ کتنی ہی مشہور بات کیوں نہ ہو۔

اور اد وظائف کے جس وظیفے کی آپ نے بات کی ہے اس کا کوئی حوالہ موجود نہیں کہ یہ کن صاحب نے کس موقع پر کہا۔ اس پر عمل کرنا ایسا ہی ہے جیسے کوئی ایک عام شخص کے مشورے پر دوائی کھانا شروع کر دے۔ غالب گمان ہے کہ اس وظیفے کو تخلیق کرنے والے بزرگ کے نزدیک اس کا مفہوم ذہن میں ہو گا۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ "پھر اللہ بڑی برکت والا اور پیدا کرنے والوں میں سب سے بہتر تخلیق کرنے والا ہے"۔ چنانچہ اللہ کی اس تعریف کے ساتھ دعا کی جائے کہ آپ بہترین تخلیق کرنے والے ہیں تو ہمارے فلاں عزیز کی فالج کا نقص درست کر دیں تو امکان ہے اللہ تعالیٰ

دعا قبول کر لیں۔ لیکن اس وظیفے کے الفاظ کو اسم اعظم سمجھ کر پڑھنا عبث ہے۔ یہی معاملہ دیگر وظائف کا بھی ہے۔ جہاں تک سورہ محمد پڑھنے سے اولاد نرینہ ہونے کا تعلق ہے تو اس کا کوئی ثبوت کسی حدیث میں نہیں ملتا۔

سوال نمبر ۸۔ کیا آیت الکرسی پڑھنے سے ہم اللہ کی پناہ میں آجاتے ہیں؟

جواب۔ جی ہاں کیونکہ آیت الکرسی کے بارے میں صحیح احادیث میں اس کا بیان ہے نیز آیت الکرسی کے مفہوم کو اگر درست شعور کے ساتھ پڑھا اور مانا جائے تو پھر کسی مادی یا غیر مادی ہستی کا حملہ ممکن نہیں البتہ اگر اللہ کی مشیت کچھ اور ہو تو اور بات ہے۔

سوال نمبر ۹۔ نماز میں ارتکاز توجہ پیدا نہیں ہوتی بلکہ خیالات بھٹکتے رہتے ہیں۔ میں کیا کروں؟

جواب۔ نماز میں ارتکاز توجہ کے لئے تین تدابیر اختیار کیجئے۔ پہلی یہ کہ جو کچھ بھی نماز میں پڑھیں اس کا اردو ترجمہ یا مفہوم ذہن میں رہے۔ دوسرا یہ کہ نماز میں تسبیحات کو بدل کر پڑھیں۔ ہمارے ہاں لوگوں کو صرف ایک ہی طرح کی تسبیحات سکھائی جاتی ہیں جس سے یکسانیت پیدا ہو جاتی ہے۔ حالانکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثناء، رکوع، قومہ، سجدہ، قعدہ اور تشهد کی ایک سے زیادہ دعائیں منقول ہیں۔ اس کی تفصیل حصن حصین یا دیگر مستند کتابوں میں دیکھی جاسکتی ہے۔ تیسری تدبیر یہ ہے کہ کچھ طویل سورتیں یاد کریں اور انہیں نفل نمازوں میں پڑھنا شروع کریں۔ اس سے بھی دھیان نماز میں لگا رہے گا۔ مناسب سمجھیں تو اس لنک پر موجود تزکیہ نماز سے متعلق میرا آرٹیکل پڑھ لیں۔

<http://t.co/Vd3NSNQ>

آخری مضمون۔ ذکر الہی پر قرآن کا تبصرہ

[نوٹ: ذکر الہی پر پی ڈی ایف فارمیٹ میں مکمل مقالہ ڈاؤن لوڈ کرنے کے لئے اس لنک پر کلک کریں۔

[\[http://wp.me/aX8P5-cc\]](http://wp.me/aX8P5-cc)

ا۔ اللہ کے ذکر کا حکم

الف۔ اللہ کا ذکر ایک بڑا عظیم کام ہے۔ [29: 45]

ب۔ ذکر کثیر کی ہدایت

اے اہل ایمان خدا کا بہت ذکر کیا کرو [41:33]

ج۔ اللہ کو بھلانا اپنے آپ کو بھلانا ہے

اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا تو خدا نے ایسا کر دیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے یہ بد کردار لوگ ہیں

[19:59]۔

د۔ ذکر کا مقصود خشیت ہے

کیا ابھی تک مومنوں کے لئے اس کا وقت نہیں آیا کہ خدا کی یاد کرنے کے وقت اور (قرآن) جو (خدائے) برحق کی

طرف) سے نازل ہوا ہے اس کے سننے کے وقت ان کے دل نرم ہو جائیں [16:57]

2۔ مومنین کا تذکر کے بارے میں رویہ

الف۔ گناہ کے بعد ذکر الہی

اور وہ کہ جب کوئی کھلا گناہ یا اپنے حق میں کوئی اور برائی کر بیٹھتے ہیں تو خدا کو یاد کرتے ہیں [135:3]

ب۔ ہر حال میں ذکر

جو کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) خدا کو یاد کرتے اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے (اور کہتے ہیں) اے پروردگار تو نے اس (مخلوق) کو بے فائدہ نہیں پیدا کیا۔ تو پاک ہے تو (قیامت کے دن) ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچائیو۔ [191:3]

ج۔ ذکر سے ایمان کی اضافہ

مومن تو وہ ہیں کہ جب خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور جب انہیں اسکی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں تو ان کا ایمان اور بڑھ جاتا ہے اور وہ اپنے پروردگار پر بھروسہ رکھتے ہیں۔ [۲:۸]

د۔ ذکر الہی میں غفلت سے گریز

(یعنی ایسے) لوگ جن کو خدا کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ سوداگری غافل کرتی ہے نہ خرید و فروخت۔ وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے اور آنکھیں (اوپر کو چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں [37:24]

3۔ منافقین اور مشرکین کا ذکر

الف۔ ان کا ذکر ایک چال ہے

منافق (ان چالوں سے اپنے نزدیک) خدا کو دھوکا دیتے ہیں (یہ اس کو یاد ہو کا دیں گے) وہ انہیں کو دھوکے میں ڈالنے والا ہے اور جب یہ نماز کو کھڑے ہوتے ہیں تو سست اور کاہل ہو کر (صرف) لوگوں کے دکھانے کو اور خدا کی یاد ہی نہیں کرتے مگر بہت کم [142:4]

ب۔ تذکر میں اخلاص نہ ہونا

اور جب تنہا خدا کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل منقبض ہو جاتے ہیں اور جب اس کے سوا اوروں کا ذکر کیا جاتا ہے تو خوش ہو جاتے ہیں [45:39]

4۔ تذکر کے مثبت نتائج

الف۔ دلوں کا اطمینان۔

(یعنی) جو لوگ ایمان لاتے اور جن کے دل یادِ خدا سے آرام پاتے ہیں (انکو) اور سن رکھو کہ خدا کی یاد سے دل آرام پاتے ہیں [28:13]

ب۔ تقویٰ کا حصول

خدا نے نہایت اچھی باتیں نازل فرمائی ہیں (یعنی) کتاب (جس کی آیتیں باہم) ملتی جلتی (ہیں) اور دہرائی جاتی (ہیں) جو لوگ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں ان کے بدن کے (اس سے) روگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں پھر ان کے بدن اور دل نرم (ہو کر) خدا کی یاد کی طرف (متوجہ) ہو جاتے ہیں یہی خدا کی ہدایت ہے وہ اس سے جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور جس کو خدا گمراہ کرے اس کو کوئی ہدایت دینے والا نہیں [23:39]

ج۔ برے کاموں سے اجتناب

(اے محمد! صلی اللہ علیہ وسلم یہ) کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کو پڑھا کرو اور نماز کے پابند رہو کچھ شک نہیں کہ نماز بے حیائی اور بری باتوں سے روکتی ہے اور خدا کا ذکر بڑا (اچھا کام) ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو خدا سے جانتا ہے [49:29]

د۔ اچھی صفات کا حصول

یہ وہ لوگ ہیں کہ جب خدا کا نام لیا جاتا ہے تو ان کے دل ڈر جاتے ہیں اور (جب) ان پر مصیبت پڑتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور نماز آداب سے پڑھتے ہیں اور جو (مال) ہم نے انکو عطا فرمایا ہے اس میں سے (نیک کاموں میں) خرچ کرتے ہیں [۳۵:۲۲]

5۔ تذکرے سے گریز کرنے والوں کو وعید

الف۔ شیطان کا تسلط

اور جو کوئی خدا کی یاد سے آنکھیں بند کر لے (یعنی تغافل کرے) ہم اس پر ایک شیطان مقرر کر دیتے ہیں تو وہ اس کا ساتھی ہو جاتا ہے۔ [43: 36]

ب۔ دنیا و آخرت کی تباہی

اور جو میری نصیحت سے منہ پھیرے گا اس کی زندگی تنگ ہو جائے گی اور قیامت کو ہم اسے اندھا کر کے اڑھائیں
گے [124:20]

ج۔ ذکر سے روکنے والے عوامل

۔ مومنو تمہارا مال اور تمہاری اولاد تم کو خدا کی یاد سے غافل نہ کر دے۔ اور جو ایسا کرے گا تو وہ لوگ خسارہ اٹھانے والے
ہیں۔ [9:63]

د۔ شیطان کی کامیابی

شیطان تو یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جُوع کے سبب تمہارے آپس میں دشمنی اور رنجش ڈلوادے اور تمہیں خدا کی یاد
سے اور نماز سے روک دے تو تم کو (ان کاموں سے) باز رہنا چاہئے [91:5]

ذکر الہی پر اساتمنٹ

۱۔ ایک ہفتے میں صبح اٹھنے اور رات کو سونے کی دعا مفہوم کے ساتھ یاد کریں۔

۲۔ ایک مہینے میں ان دس دعاؤں کے ترجمے یاد کریں جو آپ کو عربی میں یاد ہیں۔

۳۔ چھ ماہ میں قرآن میں بیان کردہ تمام دعائیں مفہوم کے ساتھ یاد کریں۔

۴۔ تفکر کے لئے سورہ رحمن کو غور سے پڑھیں اور اس میں اللہ کی بیان کردہ صفات کے نام لکھیں۔

۵۔ سورہ نبا کا مطالعہ کریں اور مختلف تفاسیر کو پڑھنے کے بعد متعین صورت میں بیان کریں کہ اس میں آخرت کے کون
کون سے دلائل بیان کئے گئے ہیں۔

۶۔ آیت الکرسی کا ترجمہ پڑھیں اور بیان کریں کہ یہ اللہ کے ذکر میں یہ کس طرح معاون ہو سکتی ہے؟

۷۔ وہ کون کون سے مواقع ہیں جب آپ کو اللہ تعالیٰ یاد آتے ہیں؟ ان کی وجہ بیان کریں۔

۸۔ اللہ کے ذکر کرنے کے مختلف طریقے لکھیں اور آپ اپنے لئے کوئی ایک طریقہ منتخب کریں۔

۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی بیس دعائیں ترجمے کے ساتھ لکھیں اور ان کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں بیان کریں۔

۱۰۔ ذکر کی تعریف، اقسام اور اسباب اپنے الفاظ میں بیان کریں۔